مولانا محمد عبید اللہ خاں عفیف صاحب

کیا عورت سر کے بال کٹوا سکتی ہے

محترم جناب مولانا صاحب! السلام علیکم

امید ہے کہ آپ بعافیت ہونگے۔ ایک زحمت دیتا ہوں۔ میں مشکور ہوں گا اگر آپ توجہ فرمائیں۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں عورتوں کے بال کٹوانے کے متعلق کیا احکام ہیں۔

میں جواب کا انتظار کروں گا۔ خادم

سید واجد رضوی

الجواب بعون الوہاب ومنہ الصدق والصواب۔ واضح ہو کہ عورت زینت اور چہرے کی تحسین کے پیش نظر نہ بیگ استعمال کرسکتی ہے نہ ابرو چہرے کے بال اکھڑوا سکتی ہے اور نہ سر کے بال کٹوا سکتی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور جامع ترمذی میں حمید بن عبد الرحمان سے روایت ہے:

عن الزہری نا حمید بن عبد الرحمان انّہ سمع معاویۃ خطب بالمدینۃ یقول این علماءکم یا اہل المدینۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہٰی عن ہذہ القصّۃ ویقول انما ہلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھا نساءھم۔ ہذا حدیث حسن صحیح و قد روی من غیر وجہ عن معاویۃ۔

یعنی حمید بن عبد الرحمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ فرما رہے تھے کہ لوگو تمہارے علما کہاں گئے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ وہ مصنوعی بالوں کے جوڑنے سے منع کرتے تھے۔ نیز آپ فرما رہے تھے کہ جب بنو اسرائیل کی عورتوں نے یہ جوڑے لگا لیے تو وہ قوم

ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ص۱۷ ج۴) تباہ ہوگئی

حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

۱۔ ھٰذا الحدیث حجۃ للجمہور فی منع وصل الشعر بشیئ اٰخر سواء کان شعراً ام لا ویؤیدہ حدیث جابر زجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصل المرأۃ بشعرھا شیئاً" اخرجہ مسلم۔ فتح الباری بحوالہ تحفۃ الاحوذی ص۱۷ ج۴)

کہ یہ حدیث جمہور علماء کے اس نقطہ نظر کی دلیل ہے کہ سر کے بالوں کے ساتھ اور بال یا کوئی اور چیز ملانی منع ہے اور اس نقطہ نظر کی تائید حضرت جابر کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے سختی کے ساتھ منع فرمایا کہ کوئی عورت حصول زینت کے لیے اپنے بالوں کے ساتھ کوئی اور چیز ملائے۔

۲۔ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ وقال نافع الوشم فی اللثۃ ھٰذا حدیث حسن صحیح تحفۃ الاحوذی ص۱۸ ج۴)

یعنی عبداللہ بن عمر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والی پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ وشم سے مراد مسوڑھوں میں سرمہ بھرنا ہے

امام ابن حجرؒ اس حدیث کی شرح کے بعد تنبیہ کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

کما یحرم علی المرأۃ الزیادۃ فی شعر راسھا یحرم علیھا حلق شعر راسھا بغیر ضرورۃ وقد اخرج الطبرانی من طریق ام عثمان بنت سفیان عن ابن عباس قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ رأسھا وھو عند ابی داؤد من ھٰذا الوجہ بلفظ لیس علی النساء حلق انما علی النساء التقصیر واللہ اعلم۔ فتح الباری ص۳۷۸ ج۱۰ باب وصل الشعر

یعنی جس طرح عورت پر اپنے سر کے بالوں میں اضافہ اسی طرح بلا کسی اشد ضرورت کے سر کے بالوں کو منڈوانا بھی حرام ہے۔ امام طبرانی نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے اور سنن ابی داؤد میں ہے کہ حج کے موقع پر حج کرنے والی عورت کو بھی پورا سر منڈانا منع ہے۔ وہ صرف چند بال کتروا یا کرے یاد رہے کہ حج سے فراغت کے وقت دس ذوالحجہ کو حجامت کرانا بھی فرض ہے اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق یعنی پورے سر منڈانے کو افضل ٹھہرایا ہے۔ باہمہ عورتوں کے حق میں تقصیر ہی افضل ہے۔ چنانچہ روایت ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء التقصیر رواہ ابوداؤد ص۱۵ ج ۲۔ والدارقطنی۔ بحوالہ نیل الاوطار ص۸ ج ۵۔ ترجمہ گزر چکا

امام شوکانیؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

فیہ دلیل علی ان المشروع فی حقہن التقصیر وقد حکی الحافظ والاجماع علی ذالک قال جمہور الشافعیۃ فان حلقت اجزأھا قال القاضی ابوالطیب والقاضی حسین لایجوز وقد اخرج الترمذی من حدیث علی رضی اللہ عنہ نہی ان تحلق المرأۃ راسہا۔

نیل الاوطار ص۸ ج۵

یعنی یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگرچہ حاجیوں کے لیے حلق افضل ہے تاہم حج کرنے والی عورتوں کے لیے صرف تقصیر (چند بال کرنا) ہی جائز ہے۔ حافظؒ نے اس پر اجماع نقل کیا تاہم شافعیہ کے حلق (پورا سر منڈانا) کے بھی قائل لیکن قاضی ابوطیبؒ اور قاضی حسینؒ عورت کے لیے حلق کو منع کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ کہ عورت کے لیے حلق منع ہے۔

۳ عن ابن مسعود قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ فبلغ ذالک امرأۃ من بنی اسد یقال لہا ام یعقوب وکانت تقرأ القرآن فاتتہ فقالت ماحدیث بلغنی عنک انک لعنت الواشمات والمستوشمات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ فقال عبد اللہ بن مسعود ومالی لا العن من لعن رسول اللہ

جناب عبداللہ مسعود کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی (سرمہ بھرنے والی)، گودوانے والی، چہرے کے بال چننے والی اور چنوانے والی منہ کی خوبصورتی اور رعنائی کے لیے دانتوں میں فاصلہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ جب بنو اسد کی ام یعقوب کو یہ حدیث پہنچی تو وہ حضرت ابن مسعود سے اس کی وجہ پوچھنے لگیں تو حضرت ابن مسعود نے جواب میں فرمایا کہ میں اس کو کیوں لعنت نہ کروں جسے

وھو فی کتاب اللہ۔ صحیح مسلم باب تحریم فعل المواصلۃ والمستوصلۃ ص۲۰۵ ج ۲)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون کہا ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی ہے۔

یعنی ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔

امام ابوجعفر طبری لکھتے ہیں۔

فی ھذا الحدیث دلیل علی انہ لا یجوز تغییر شیئ مما خلق اللہ المراۃ علیہ بزیادۃ او نقص التماسًا للتحسین لزوجہ اوغیرہ کما لوکان لھا من زائدۃ او عضو زائدۃ فلا یجوز لھا قطعہ ولا نزعہ لانہ من تغیر خلق اللہ وھکذا لوکان لھا اسنان طوال فارادت تقطیع اطرافھا وھکذا قال القاضی عیاض وزادالاان تکون ھذہ الزوائد مولمۃ وتستضربھا فلا باس بنزعھا۔ (نیل الاوطار ص۲۱۷ ج ۶)

یعنی یہ حدیث دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جس ڈھب پر پیدا فرمایا ہے۔ رعنائی پیدا کرنے کے لیے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی جائز نہیں۔ حتیٰ کہ اگر عورت کے منہ میں ضرورت سے زائد دانت جسم میں کسی زائد عضو کو بھی کاٹنا یا اکھاڑنا جائز نہیں کیونکہ یہ بھی من باب تغیر لخلق اللہ ہی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے دانت لمبے ہوں تو بھی اس کو ان کی تقطیع کروانا جائز نہیں ہوگا۔ قاضی عیاض کا بھی یہی مسلک ہے تاہم وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ زائد دانت یا عضو وغیرہ تکلیف دہ ثابت ہو تو اس کو اکھاڑنا جائز ہوگا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

اما النامصۃ بالصاد المھملۃ فھی التی تزیل الشعر من الوجہ والمتنمصۃ التی تطلب فعل ذالک بھا وھذا الفعل حرام الا اذا نبتت للمراۃ لحیۃ اوشوارب فلا تحرم ازالتھا بل یستحب عندنا وقال ابن جریر لا یجوز حلق لحیتھا ولا غنفقتھا ولا شاربھا ولا تغیر شیی من خلقتھا بزیادۃ ولا نقص ومذھبنا ما

یعنی چہرے کے بال اکھاڑنے والی کو نامصہ کہتے ہیں اور اکھڑوانے والی کو متنمصہ کہتے ہیں اور چہرے کے بال اکھاڑنے عورت کو حرام ہیں الاّ یہ اگر اسے داڑھی یا مونچھیں اُگ آئیں تو ان کا ازالہ مستحب ہے تاہم ابن جریر تو عورت کو داڑھی مونچھیں بھی منڈوانے کی اجازت نہیں دیتے اور کہتے ہیں۔ کہ یہ من باب تغیر خلق اللہ ہے۔ لیکن امام نووی کہتے ہیں۔ عورت داڑھی عنفقہ (ٹھوڑی کے اوپر

قد مناه من استحباب ازالة اللحية
والشارب والعنفقة والنهی انما هو فی الحواجب
وما فی اطراف الوجه (نووی ص۲۰۵ ج۲)

کے بال) اور شوارب منڈوا سکتی ہے نہی تو
ابروؤں اور رخساروں کے بالوں کو چننے اور چنوانے
کے بارہ میں ہے۔

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں۔

ظاهره ان التحريم المذكور انما هو فيما
اذا كان لقصد التحسين لا لداء و
علة فانه ليس بحرام وظاهر قوله
"المغيرات خلق الله" تغيير شیء من
الخلقة عن الصفة التی هی عليها
(نيل الاوطار ص۲۱۷ ج۵)

یعنی عورت بناؤ سنگھار کی نیت سے چہرے کے
بھی بال اکھیڑ نہیں سکتی ہاں مرض اور بیماری میں یہ
حرام نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول المغیرات خلق اللہ کے ظاہر سے یہی نمایاں
ہے کہ جس حالت پر عورت کی افتاد ہوئی ہے
اس میں کوئی تبدیلی جائز نہیں۔

۴ عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم
انه لعن المتشبهات من النساء بالرجال والمتشبهين
من الرجال بالنساء رواه ابوداؤد والبخاری والترمذی
والنسائی وابن ماجه۔ عون المعبود ص۱۰۵ ج۴)

حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت
پیدا کرنے والی عورتوں اور عورتوں کے ساتھ مشابہت
پیدا کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔

چونکہ لباس کی طرح حجامت اور بال کٹوانا بھی زینت ہے اس لیے امام ابوجعفر طبری
لکھتے ہیں۔

المعنی لا يجوز للرجال التشبه بالنساء
فی اللباس والزينة التی تختص
بالنساء ولا العكس
عون المعبود ص۱۱۲ ج۴

یعنی اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ مردوں کے
لیے جائز نہیں کہ وہ عورتوں کے ساتھ مخصوص
لباس اور زینت اختیار کریں اور نہ عورتوں کو
یہ جائز ہے کہ وہ مردوں کے لیے مخصوص لباس
اور زینت اختیار کریں۔

---

۵ عن ابی مليكة قال قيل لعائشة
ان امراة تلبس النعل فقالت
لعن رسول الله صلی الله عليه
وسلم الرجلة من النساء۔

ابن ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا
گیا کہ ایک عورت مردوں کا سا جوتا پہنتی
ہے اس کا کیا حکم ہے تو حضرت عائشہؓ نے
فرمایا کہ مرد بننے کی کوشش کرنے والی پر

عون المعبود ص۱۰۵

پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے

قال فی النهاية انه لعن المترجلات من النساء يعني اللاتي يتشبهن بالرجال في زيهم وهيأتهم (عون المعبود ص۱۰۵ ج۴)

علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے۔ جو شکل وصورت اور وضع قطع میں مرد بننے کی کوشش کرتی ہے۔

بہرحال ان احادیث صحیحہ کے عموم کے مطابق عورت کو اپنی زینت میں اضافہ کی غرض سے بالکل بال کٹوانے حرام ہیں۔

محقق عصر جناب سید سابق مصری کی رائے۔

كما يحرم وصل الشعر على النحو المتقدم فانه يحرم ازالة شعر المراة ونتفه من الوجه الا اذا نبتت لها لحية او شوارب فانه لا يحرم ازالته بل يستحب كما ذكره النووي۔ فقه السنة ص۲۶۸ ج۲)

کہ جیسے سر کے بالوں میں اضافہ (ہیگ وغیرہ) منع ہے اسی طرح سر کے بال کاٹنے اور چہرے کے بال چننے عورت کے حرام ہیں۔ ہاں اگر داڑھی وغیرہ اگ آئے تو پھر عورت کو اس کا ازالہ مستحب ہوگا۔

المختصر یہ کہ ان دلائل صحیحہ کی رو سے عورت نہ تو خوبصورتی کی غرض سے ہیگ پہن سکتی ہے اور نہ انگریزی حجامت بنوا سکتی ہے۔ مقام غور تو یہ ہے کہ جب حج کے دنوں عورتوں کو حلق کی اجازت نہیں تو پھر نارمل حالات میں عورت کو سر کے بال بنوانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے اور جب چہرے کے بال اکھاڑنا حرام ہے تو پھر سر کے بال عورت کیونکر منڈوا سکتی ہے۔ عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ قدرت کی طرف سے ودیعت ہونے والی رعنائی اور قدرتی حسن کو جوں کا توں برقرار رکھے اور قدرتی اور فطرتی حسن میں جو دلکشی اور جاذبیت ہے وہ تکلّف میں ہرگز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔